رسالہ




طریقہ

جنازۂ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف لطیف

شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ العالی

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان

۷۸۶

صدائے نوی

شرح اردو

مثنوی معنوی

تصنیف

شیخ القرآن حضرت استاذ العلماء علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی

باہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ
بہاولپور، پاکستان۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اما بعد:۔ حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت حق ہے لیکن عام بشروں جیسی نہیں اس لیے کہ عام بشروں کی بشریت کثافت ہی کثافت ہے اور آپکی بشریت لطیف ایسی کہ جبریل علیہ السلام کی لطافت کو عجب چہ نسبت عالم خاک را بعالم پاک والا معاملہ ہے ایسے ہی بشریت کے عوارض بھی ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن نہ عالم البشر کی طرح بلکہ آپ کی بشریت کا عارضہ محض تعلیم امت کے لیے لاحق ہوتا یا مبنی بر مصلحت وحکمت بخلاف عام بشروں کے ان کی بشریت کے عوارض محض مجبوری ہی مجبوری مثلاً "فقر و فاقہ" حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تقریباً بہت زیادہ لاحق رہا لیکن کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے کہ اس میں آپ مجبور محض تھے (معاذ اللہ) فقر و فاقہ محض غریب ومسکین افراد کی تعلیم پر مبنی تھا۔ ایسے ہی آپ کا بیمار ہونا کون کہتا ہے کہ آپ بیماری سے مجبور محض تھے (معاذ اللہ)

آپ کے ابرو اشارہ سے وباء جیسی موذی بیماری مدینہ پاک سے ایسے بھاگی کہ تا قیامت اسے مدینہ پاک کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب "البشریت تعلیم الامۃ" کا مطالعہ کریں۔

جوکہ ماہنامہ فیض عالم میں شائع ہوئی ہے

موت الانبیاء

فقیر کی مذکورہ بالا تقریر کی تائید "موت" کے عارضہ سے بھی ہوتی ہے اس لیے کہ عام بشر کی موت مفارقۃ الروح عن الجسم دائماً ہے۔ اگرچہ پھر روح کا جسم سے تعلق رہتا ہے لیکن انبیاء بالخصوص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایسے نہیں بلکہ وہی ہے جس کی ترجمانی امام احمد رضا خان بریلوی نے فرمائی کہ:

انبیاء علیہ السلام کو اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے پھر اسی آن کے بعد
ان کی حیات ہے۔ مثل سابق وہی جسمانی ہے روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پُرنور بھی روحانی ہے یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا۔ صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

لطیفہ: دیوبندیوں کا قاسم العلوم والخیرات جمہور اہلسنت کے خلاف لکھا کہ حضور علیہ السلام کی روح جسم مبارک سے نکلی ہی نہیں (آبحیات) ہماری تقریر بالا بشریت کے سمجھنے کی مدد دے گی کہ باوجودیکہ آپ آنی موت کے بعد اس طرح زندہ ہیں کہ جیسے جسمانی زندگی لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اموات کی طرح نہ سانس نکالتے ہیں کئی شب و روز مزار سے باہر رونق افروز ہونے کے باوجود نہ کروٹ بدلتے ہیں نہ کھانے کا سلسلہ نہ پینے کی طلب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مسائل میں اختلافات سننے دیکھنے کے باوجود نہ کچھ کہتے ہیں نہ کوئی اور ظاہری زندگی جیسا کام کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ آیت بشریت کے عوارض ہیں مجبور محض نہیں بلکہ آپ کی بشریت کی مراد تعلیم امت کے لیے ہوتی ہے۔

حضور علیہ السلام دنیوی حقیقی حیات کی طرح زندہ ہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جسدِ مطہر مزارات میں تغیر، تبدل سے محفوظ ہے اور

ان کی حیات دنیاوی حقیقی جسمانی ہے یعنی روح بدن شریف میں ہے اب دنیا میں اسی طرح ہیں جیسے دوران اعلان نبوت تا وصال زندہ تھے اس کی تحقیق فقیر کی کتاب حیات مصطفےٰ میں پڑھئے چند روایات اور حوالہ جات۔

(۱) نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰہ حی یرزق۔

رواہ ابن ماجہ ص ۱۱۹ باسناد جید) مشکوٰۃ ص ۱۲۱ مرقاۃ ص ۲۱۳ ج ۲)

بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے اللہ کا (ہر) نبی مزار میں) زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(۲) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون

رواہ البیہقی فی حیوٰۃ الانبیاء ص ۲ و ابو یعلی حدیث حسن صحیح)

انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے مزارات میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۳) حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الانبیاء لا یموتون وانھم یصلون ویحجون فی قبورھم وانھم احیاء۔

بے شک انبیاء فوت نہیں ہوتے اور بیشک انبیاء نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں مزاروں میں اور بیشک وہ زندہ ہیں۔

فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۲۸

نوٹ: محدثین کا یہی عقیدہ ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بحیات حقیقی دنیاوی حی و باقی و متصرف اند درین جا سخن نیست۔	انبیاء کرام حقیقی دنیاوی زندگی سے زندہ اور باقی اور متصرف ہیں اس میں کسی کو کوئی کلام نہیں۔

نمازِ جنازہ ہمیں تو حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کے لیے لفظ جنازہ کا استعمال ڈر لگتا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ اس کا بدل ہمیں اپنی بولی میں ملتا نہیں لیکن اس کے باوجود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نماز جنازہ پڑھی گئی تو وہ تعلیم امت کے لیے ہیں یہاں عام لوگوں والی بات نہیں ہوتی عوام کا جنازہ اس لیے پڑھا جاتا ہے کہ وہاں پر صاحب جنازہ کے لیے طلب بخشش کی جائے خواہ وہ کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ان کے لیے طلب بخشش نہیں کی گئی اور نہ ہی عام جنازوں جیسی جماعت کی گئی بلکہ وہاں تو جو بھی درگاہ نبوت میں حاضر ہوتا الٹا اپنے لیے بخشش کی درخواست کرتا یہی وجہ ہے کہ عام کی نماز باجماعت ہوتی ہے لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری سفر کے وقت کسی نے امامت نہیں کی بلکہ ملائکہ کرام سے لے کر عرب بچوں عورتوں تک بارگاہ رسالت کی زیارت سے مشرف ہوئے اور دعائیں کیں۔

درسِ عبرت جو لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر ماننے کو فخر سمجھتے ہیں وہ گریبان میں جھانکیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جنازہ) کے لیے یہ امتیاز کیوں کیا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز (جنازہ) کے لیے یہ امتیاز کیوں کیا وہ نبی علیہ السلام بشر نہ تھے اگر ہمارے تمہارے جیسے بشر تھے تو........

مسئلہ:۔ جمہور اہلسنت کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز جنازہ

پڑھی گئی صحابہ کرام جماعت در جماعت حاضر ہو کر علیحدہ علیحدہ بغیر امام کے نماز پڑھتے جب تمام صحابہ نے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کر لی آخر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ نے نماز پڑھی۔

نوٹ:۔ چونکہ شیعہ برادری اور اس کے ذاکرین کا عام پراپیگنڈہ ہے کہ خلفاء ثلاثہ اور دیگر مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازہ جنازہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں شریک نہیں ہوئے اسی لیے فقیر پہلے کتب شیعہ کی تصریحات دکھاتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے علاوہ جملہ انصار و مہاجرین اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

شیعوں کا افترا

نماز جنازہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خلفاء ثلاثہ اور دیگر مشاہیر بلکہ اکثر صحابہ شریک نہیں ہوئے یہ شیعہ کا بہتان ہے اور نہ صرف زبانی کلامی بلکہ ان کے بعض شرارت پسند مصنفین لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی اتنی بڑی آبادی سے صرف سات نو آدمی شریک جنازہ ہوئے باقی سب کے سب لمبے دریائے رحمت کے فیض سے محروم رہے (معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ)

حوالہ جات

حالانکہ معاملہ برعکس ہے مستند کتب شیعہ مصنفہ متقدمین و متاخرین شاہد ہیں کہ نماز جنازہ میں تمام صحابہ کرام اور کبائر سب شریک ہوئے کے چند عبارات درج ذیل ہیں۔

(۱) عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت علیہ الملائکۃ والمھاجرون والانصار فوجا۔ (اصول کافی ص ۲۳۶)	امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی تو آپ پر ملائکہ اور انصار و مہاجرین نے فوج فوج ہو کر نماز پڑھی۔

(ف) مہاجرین کے صریح لفظ سے صحابہ ثلاثہ و دیگر مہاجر حضرات رونز انصار سے باقی صغار کبار اور پھر فوج لگ سے تو خوب وضاحت کی گئی عربی میں سات آٹھ آدمیوں کو فوج نہیں کہتے کلید مناظرہ کے مصنف کی جہالت پر امام جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی صریح عبادت کی تطبیق دیکر جھوٹے سچے کا نتیجہ خود نکالیں۔

(۲) کلینی بسند معتبر امام محمد باقر روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند او جمیع ملائکہ و مہاجرین و انصار فوج فوج۔

محمد بن یعقوب کلینی امام باقر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے وفات پائی تو آپ پر تمام فرشتوں اور مہاجر و انصار نے نماز پڑھی۔

(صہ ۶۶۴ ج ۲ حیات القلوب)

(ف) کلینی شہادت ثقہ ہے اس کا سند معتبر سے روایت کرنا دلیل کے لیے کافی ہے۔

(۳) عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال اتی العباس امیر المومنین فقال یا علی ال الناس اجتمعا ان یدفنوا رسول اللّٰہ فی البقیع المصلی وات یومہم رجل منہم فقال یا ایہا الناس ان رسول اللّٰہ اما مناحیا و میتا قال انی ادفن فی البقعۃ التی اقبض فیہا ثم قال علی الباب فصلی علیہ ثم امر الناس عشرۃ عشرۃ یصلون علیہ ثم یخرجون (اصول کافی صہ ۲۸۶)

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے اور امامت بھی انہی کا ایک آدمی کرے یہ سن کر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ باہر تشریف لائے اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات و وفات میں ہمارے امام ہیں اور حضور نے فرمایا تھا کہ میں اسی جگہ دفن ہوں گا جہاں

میری وفات ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ
دروازے پر کھڑے ہوتے آپ نے
نماز پڑھی پھر دس دس آدمیوں کو حکم دیا
کہ وہ نماز پڑھتے جاتے تھے اور باہر نکلتے
جاتے تھے۔

(ف) اس روایت میں قطع نظر دیگر دلائل جو اہل سنت کے لیے مفید ہیں) صرف مسئلہ مبحوث عنہا کی وضاحت ہوگئی کہ صحابہ کرام سب نے نماز پڑھی اور دس دس کا بار بار تکرار قابل غور ہے جو مصنف کلید مناظرہ آنکھیں بند کر کے ہڑپ کر گیا اور صرف مسلمانوں کو صحابہ کرام سے بدظن کرنے پر صرف سات نو کی تعداد پر اکتفا کیا۔

(۴) عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال الناس کیف الصلوٰۃ علیہ فقال علی علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامنا حیًا و میتًا فدخلوا علیہ عشرۃ عشرۃ فصلوا علیہ یوم الاثنین ولیلۃ الثلثاء حتی الصبح و یوم الثلثاء حتی صلی علیہ صغیرھم او کبیرھم و ذکرھم و اناثھم و نواحی المدینۃ بغیر امام۔

حضرت ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام پر نماز کیسے ہو تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام ہمارے حیات و وفات میں امام ہیں اسکے بعد دس دس آدمی داخل ہوتے اور نماز پڑھتے تھے اور یہ نماز پیر کے دن اور منگل کی رات اور منگل کے دن تک جاری رہی یہاں تک کہ ہر صغیر مرد اور عورت اور مدینہ کے اردگرد کے تمام افراد نے نماز پڑھی اس نماز میں

(اخبار ماتم ص۴۹۵ مجلس ذاکر مطبوعہ رامپور) امام کوئی نہ تھا۔

ف: شب و روز متواتر جیسا کہ حتی الصبح سے معلوم ہوا کہ رات اور دن کی کوئی گھڑی ضائع نہ گئی اور پیر کا دن منگل کی شب اور منگل سالم دن نماز ہوتی رہی مصنف کلید مناظرہ اور شیعوں سے کوئی پوچھے کہ یہ مخلوق صحابہ کرام تھی یا کوئی اور پھر ذکر ہم واشاہم اور پھر صغیرھم و کبیرھم کے کھلے الفاظ بھی قابل غور ہیں اور بیچارے مصنف کلید مناظرہ نے تو مدینہ کی آبادی کو جنازہ سے محروم رکھا لیکن شیعوں کے بڑے علماء اور قابل وثوق فضلاء مدینہ کے ارد گرد کی باشندوں کو بھی شامل کر رہے ہیں فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے یا متقدمین شیعہ جھوٹے ہیں یا کلید مناظرہ کے مصنف کے دماغ میں خرابی ہے۔

(۶) حیات القلوب ص۶۸۸ کی ایک طویل روایت میں ہے "مردم اتفاق کردہ اند کہ حضرت رسول را در بقیع دفن کنند و ابوبکر پیش ایستد و بہ آنحضرت نماز کند" لوگوں نے اتفاق کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز پڑھائیں اس کے بعد مذہب شیعہ کی اپنی باتیں ہیں ہم نے تو دکھانا یہ ہے کہ شیعہ کی کتابوں میں نماز جنازہ میں تمام صحابہ کرام یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی امامت کا ثبوت ملتا ہے اگرچہ امامت کے بغیر ہوئی لیکن یہ بات تو شیعہ کی معتبر کتابوں میں ثابت ہو گئی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نماز جنازہ میں شامل تھے۔

(۷) ضمیمہ حیات مقبول ترجمہ ص۵۰۴ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کے متعلق لکھا ہے۔

"جب جناب سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو جوق در جوق مہاجرین وانصار اور ملائکہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔

(۸) شیعہ کی معتبر تفسیر صافی کے صـ۲۶ پر امام محمد باقر کا فرمان مذکور ہے۔

لما قبض النبی صلت علیہ الملائکۃ والمھاجرون والانصار فوجا فوجا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد فرشتوں اور مہاجرین وانصار نے فوج فوج ہو کر آپ پر نماز جنازہ (صلوۃ وسلام پڑھی)

(۹) حیاۃ القلوب جلد دوم صـ۶۶۴ پر مہاجرین وانصار کے متعلق ثابت ہے کہ یہ سب حضرات حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں شامل ہوئے۔

وایشاں برآں جناب صلوات مے فرستادند و بیرون مے رفتند تا آنکہ ہمہ مہاجران وانصار چنیں کردند۔

اور یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجتے اور حجرہ مبارک سے باہر نکلتے تھے یہاں تک کہ سب کے سب مہاجرین وانصار نے اس طرح جنازہ پڑھ لیا۔

(۱۰) شیعہ کی کتاب حق الیقین صـ۱۳۲ ج۱ میں ہے کہ۔

وایشاں صلوات فرستادند و می رفتند تا آنکہ مہاجرین وانصار داخل شدند و صلوات فرستادند۔

اور یہ لوگ درود سلام پڑھتے اور حجرہ مبارک سے نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین اور انصار داخل ہوئے اور صلوۃ پڑھا۔

(۱۱) مراۃ العقول شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کی جلد اول صـ۳۷۱ پر مرقوم ہے ... کہ دس دس مہاجرین اور انصار آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ (صلوۃ وسلام) پڑھتے تھے اور باہر آتے تھے۔

حتی لم یبق احد من المھاجرین والانصار

یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہ گیا کہ جس نے

الا صلی علیہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو

ایسی واضح اور صریح روایات کے باوجود نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ کس طرح صحابہ کرامؓ کی وفادار و جان نثار جماعت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جنازے پر حاضر نہ تھے۔

۱۳/۱۲ حیاۃ القلوب صہ ۲۶۴ ج ۲ فارسی اور اردو صہ ۱۰۲۲ ج ۲ و جلاء العیون صہ ۳۶ میں ہے

کہ شیخ طبرسی از حضرت امام محمد باقر روایت کردہ است کہ دہ دہ نفر داخل می شدند و چنیں بر آں حضرت نماز می کردند بے امامے و در روز دو شنبہ و شب سہ شنبہ تا صبح و در روز سہ شنبہ تا شام تا آنکہ خورد مرد وزن از اہل مدینہ و اطراف مدینہ بر آنجناب چنیں نماز کردند۔

شیخ طبرسی نے امام باقرؒ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوتے تھے اور اس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ ادا کرتے رہے بغیر کسی امام کے سوموار کے دن اور منگل کی رات صبح تک اور منگل کے دن شام تک تا آنکہ خورد کلاں مرد و عورت اور اطراف مدینہ کے لوگوں نے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کی۔

(۱۴) احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف صہ ۵۲ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں انصار و مہاجرین کی شرکت کے متعلق مرقوم ہے۔

ثم ادخل عشرۃ من المہاجرین و عشرۃ من الانصار فیصلون و یخرجون حتی لم یبق من المہاجرین والانصار الا صلی علیہ

پھر حضرت علیؓ دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرۂ مبارکہ میں جنازہ کے لیے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین و انصار میں سے کوئی ایسا نہ رہا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔

(۱۵) شیعہ مجتہد علامہ باقر مجلسی نے اپنی مشہور کتاب جلاء العیون کے صہ ۳۶ پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں تمام مہاجرین وانصار مردوں عورتوں چھوٹے بڑوں اہل مدینہ واطراف مدینہ کی شمولیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

تا آنکہ خورد و بزرگ مرد و زن اہل مدینہ و اطراف مدینہ ہمہ برآں حضرت چنیں نماز کردند و کلینی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند و جمیع ملائکہ و مہاجرین و انصار فوج فوج

یہاں تک کہ چھوٹے بڑوں مردوں عورتوں سب اہل مدینہ اور اطراف مدینہ نے آنحضرت پر اس طرح نماز جنازہ ادا کی اور کلینی نے امام محمد باقر سے نہایت معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تو آپ پر تمام ملائکہ اور انصار نے اور مہاجرین نے فوج فوج ہوکر نماز پڑھی۔

ناظرین فرمائیں کہ شیعہ حضرات کی اس قدر واضح معتبر روایات سے بخوبی ثابت ہے کہ مہاجرین اور انصار سارے کے سارے حتیٰ کہ ان کے بیوی بچے تک آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ میں شریک ہوتے کوئی بھی غیر حاضر اور اس سے محروم نہ رہا۔ اب ایسی معتبر اور صحیح اور واضح روایات کی موجودگی میں تربیت یافتگان درس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و نجوم ہدایت و نمونہ اخلاق نبوت شاگردان رسول اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے متعلق کیسے یہ فضول و بے حقیقت بات کہی اور سنی جا سکتی ہے کہ جو حضرات سخت مشکل سے مشکل اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پروانہ دار فدا اور قربان ہوتے رہے العیاذ باللہ انہوں نے اخیر وقت میں اس محبوب ترین ہستی اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ بلکہ نماز جنازہ اور کفن دفن نبوی کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو

کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از وقت وصیت فرمائی تھی۔

نبوی علم غیب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ حالات کا علم تھا چونکہ امامت نماز جنازہ کے لیے نزع پیدا کرے گی اسی قبل از وقت آگاہ فرمایا اہلسنت کے حوالہ کے بجائے ہم شیعہ کی کتاب کا حوالہ عرض کرتے ہیں۔

ملا باقر مجلسی کی حیات القلوب قلمی کے ص ۱۰۵ میں یار غار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق جواب حضرات شیعہ کے طعن "بے کفن بگذاشتند" کو رد کر دیں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی اجل کب ہے؟ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو گئی ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی بازگشت کہاں ہے حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ۔ رفیق اعلےٰ۔ عیش گوارہ۔ اور شراب قرب حق تعالےٰ کے جرعا (گھونٹوں) کی طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ کو غسل کون دیں۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے زیادہ قریبی اہلبیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ کو کس چیز کا کفن دیا جائے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کپڑے میں نے پہن رکھے ہیں۔ انہی کا۔ یا یمنی حلوں کا یا سفید مصری کپڑوں کا۔ ابوبکر صدیق نے کہا کہ آپ کی نماز کس طرح پڑھی جائے اس سوال پر آدمی چیخ اٹھے اور در و دیوار کانپنے لگے۔ آپ نے فرمایا لوگو! صبر کرو خدا تم کو معاف کرے پھر فرمایا جب مجھے غسل دیا جائے اور کفن پہنایا جائے تو مجھے تختے پر چھوڑ دیا جائے قبر کے کنارے اور ایک گھڑی کے لیے باہر چلے جانا اور مجھے تنہا چھوڑ دینا پہلے مجھ پر رب العالمین نماز پڑھے گا پھر وہ (اللہ) فرشتوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دے گا سب سے پہلے جبریل نازل ہو کر نماز پڑھیں گے پھر اسرافیل۔ پھر

اسرافیل پھر میکائیل پھر فرشتوں کے لشکر آکر نماز پڑھیں گے پھر تم فوج فوج اس گھر میں آنا اور مجھ پر درود و سلام بھیجنا اور مجھے گریہ فریاد اور نالہ سے ایذا مت دینا اور سب سے اول میرے نزدیکی اہل بیت نماز پڑھیں پھر عورتیں اور بچے میرے اہل بیت ان کے بعد دوسرے آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو قبر میں داخل کون کرے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت سے سب سے قریبی ہو یا چند فرشتے جن کو تم نہیں دیکھو گے پھر فرمایا کہ اٹھو اور جو کچھ میں نے کہا ہے دوسروں تک پہنچا دو۔

فائدہ ملا باقر مجلسی (شیعہ مصنف) کی مستند تصنیف سے ثابت ہوا کہ تکفین و تدفین وغیرہ کا کام خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ کے سپرد فرمایا تھا۔

نماز جنازہ بلا امام کیوں اس کے متعلق علماء کرام نے متعدد جوابات لکھے ہیں۔
(۱) اس لیے کہ اس وقت کسی خلیفہ کا تعین نہ ہوا تھا اسی لیے جب تک خلیفہ کے تعین کے بغیر امامت کسی کی نہ ہو سکتی تھی۔

(۲) حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی مبارک میں نمازوں کا امام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا اور چونکہ صدیق اکبر خلافت کے مرحلہ کے طے کرنے میں مصروف تھے اسی لیے ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی۔

(۳) سب سے بہتر وجہ وہ ہے جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی چنانچہ شیعوں کی مستند کتاب حیات القلوب قلمی صفحہ ۱۱۰۹ میں لکھا ہے کہ صحابہ نے حضرت ابو بکر کو حضور کی نماز جنازہ کی امامت کیلیے کھڑا کرنا چاہا تو حضرت علی نے کہا کہ ایہا الناس بدرستیکہ رسول خدا امام و پیشوائے ماست در حال حیات و بعد از وفات یعنی حضور زندگی میں اور اس کے بعد بھی امام ہیں (لہذا حضور کی نماز پڑھانے کے

لیے کوئی امام نہیں بن سکتا) چنانچہ حضرت علی قرآنی آیت اِنَّ اللہ وملائکتہ یُصَلُّونَ علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (یعنی اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود پڑھتے ہیں لہذا اے مومنو آپ پر درود و سلام پڑھو) چنانچہ دس دس آدمی باری باری حجرہ مقدس میں داخل ہوتے تھے اور درود و سلام پڑھ کر باہر آجاتے تھے۔ اس طرح رسول خدا پر درود و سلام بھیجنے میں دو شنبہ (پیر) کا سارا دن منگل کی رات تک صرف ہوا اور مدینہ اور اطراف مدینہ چھوٹوں بڑوں مردوں اور عورتوں میں کوئی نہ رہا جس نے اس طرح نماز نہ پڑھی ہو حضرت علی نے کہا کہ رسول خدا فرماتے تھے کہ یہ آیت میری نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۴) روایت مذکورہ سے ایک اور اعلیٰ اور اس سے بہترین وجہ معلوم ہوئی وہ یہی کہ نماز جنازہ پڑھنے کا پروگرام خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں خود بتا دیا اب اس پر نہ شیعوں کو اعتراض ہونا چاہیئے نہ خارجیوں کو۔

حوالہ جات اہلسنت کتب شیعہ چونکہ ہمارے نزدیک غیر مستند ہیں اس لیے ہم اہلسنت کو اپنے مستند حوالہ جات سے مطمئن کر رہا ہوں۔

(۱) عن جعفر ابن محمد عن ابیہ قال صلی اللہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بغیر امام یدخل المسلمون زمرا یصلون علیہ و یخرجون فلما صلوا	جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ بغیر امام کے پڑھی گئی مسلمان جماعت در جماعت داخل ہوتے اور آپ پر چلے جاتے تو حضرت عمر اعلان کیا کرتے کہ جنازہ اور اس کے اہل کو چھوڑ دو۔

نادی عمر خلوا الجنازة اهلیآ

(الوفا لابن الجوزی صفحہ ۷۹۶)

(۲) مسند ابو یعلیٰ میں ہے کہ

فلما فرغ من جهاز رسول الله صلی الله علیه وسلم وضع علی سریره وقد کان المسلمون اختلفوا فی دفنه فقال قائل فدفنه فی مسجده وقال قائل بل یدفن مع اصحابه فقال ابوبکر انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما قبض نبی الا دفن حیث قبض فرفع فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی توفی فیه فحفر له تحته ثم دعا الناس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلون علیه ارسالا الرجال حتی اذا فرغ من النساء ادخل الصبیان ولم یؤم الناس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز سے فراغت ہوئی تو تدفین کے متعلق اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں کہ ہم آپ کو مسجد میں دفنائیں گے بعض نے کہا انہیں ساتھیوں کے ساتھ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے سنا کہ ہر نبی وہاں مدفون ہوتا ہے جہاں فوت ہوتا ہے آپ کو وہیں دفنایا گیا اس کے بعد درود وسلام پڑھایا گیا پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے اس کے بعد لڑکوں نے آپ کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی۔

آپ کو آدھی رات کے وقت دفنایا گیا۔

من اوسط اللیل (ازالۃ الخفاء، مقصد دوم ص ۲۵)

فائدہ: روایت ہذا اور روایات شیعہ سے حضور علیہ السلام کی تجہیز و تکفین میں حضرت صدیق اکبر کا مع جمیع صحابہ شامل ہونا نیم روز کی طرح روشن ہو گیا بلکہ یہ ثابت ہوا کہ اس کام کے منتظم و مہتمم حضرت صدیق ہی تھے۔

(۳) ابن کثیر نے لکھا کہ۔

لما کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وضع علی سریرہ دخل ابوبکرؓ و عمرؓ فقالا السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ و معھما نفر من المہاجرین و الانصار قدر ما یسع البیت فسلموا کما سلم ابوبکر و عمر و صفوا صفوفا لا یومھم علیہ احد فقال ابوبکر و عمر و ھما فی الصف الاول حیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل الیہ الخ.........

توجمہ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن مبارک پہنا کر چارپائی پر رکھا گیا تو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظم حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے اور السلام علیکم ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ پڑھا اور ان دونوں حضرات کے ساتھ اتنے مہاجرین و انصار بھی داخل ہوتے جتنے کہ حجرۂ مبارک میں سما سکتے تھے ان سب نے صدیقؓ و فاروقؓ کی طرح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑھا اور صفیں باندھیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جنازہ پر امام کوئی نہ تھا اور ابوبکرؓ و عمرؓ پہلی صف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے کھڑے ہوئے پڑھ رہے تھے۔ اللھم انا نشھد الخ.........

ثم یخرجون و یدخل اخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان فلما فرغوا من الصلوٰۃ تکلموا فی موضع قبرہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ " البدایہ والنہایہ۔ مصنفہ ابنِ کثیرؒ جلد خامس، فصل کیفتہ الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص۲۶۵۔

ترجمہ:۔ پھر اس طرح باقی لوگ جنازہ کے لیے حجرۂ مبارکہ سے نکلتے اور داخل ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ پر عورتوں نے پھر بچوں نے پڑھا پس جب سب لوگ جنازہ سے فارغ ہو گئے تو صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام قبر مبارک کے متعلق بات چیت کی۔

(۴) بعینہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازۂ مبارک کی یہی کیفیت طبقات ابن سعد جز پنجم ص۲۹۰ ذکر الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مذکور و ثابت ہے

(۵) نیز سیرۃ حلبیہ جلد سوم ص۳۹۴ پر یہ عبارت بعینہ موجود ہے۔

(۶) نیز اسی کتاب البدایہ والنہایہ جلد خامس ص۲۶۵ پر مرقوم ہے۔

قد قیل انہم صلوا علیہ من بعد الزوال یوم الاثنین الی مثلہ من یوم الثلثاء۔	تحقیق بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوموار کے دن زوال کے بعد نماز جنازہ شروع کی اور اسی طرح منگل کے دن تک ادا کرتے رہے۔

فائدہ تصریحات کتب واہلسنت سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا سادہ لوح مسلمانوں میں اس قسم کا مکروہ پروپیگنڈہ اور بے بنیاد چرچا پھیلا کر ان کو پیشوایان دین وائمہ ہدیٰ ونجوم ہدایت کے حق میں بدظنی و بدگوئی پر آمادہ کر کے ان کی دنیا وآخرت تباہ و برباد کرتے ہیں ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی

اور ان کے دین و ایمان اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے پیش نظر کتب معتبرہ سے ایسے حوالہ جات نقل کر رہے ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تمام مہاجرین و انصار نے آپ کے جنازہ مبارک میں شرکت و شمولیت کا شرف حاصل کیا اور یہ ان محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح بہتان اور جھوٹ ہے کہ ان حضرات نے حصول خلافت و حکومت کے لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ چھوڑ دیا حالانکہ کتب معتبرہ اہل سنت و شیعہ حضرات سے صاف اور صریح طور پر ثابت ہے کہ تمام مہاجرین تمام انصار اہل مدینہ و اطراف مدینہ کے مردوں عورتوں بوڑھوں بچوں سب نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ مبارک میں شرکت کی۔ چنانچہ شیعوں کی کتابوں سے ہم ثابت کر رہے ہیں اہلسنت کے حوالے آپ نے پڑھے اور بھی پڑھیں گے۔ (انشاء اللہ)

پروگرام نبوی برائے نماز جنازہ

(۷) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

پیش از مرض خبر دادہ بود بوفات خود پرسیدہ بودند از وے کہ ترا غسل کہ خواہد داد گفت مردان از اہلبیت من آنکس کہ بمن نزدیک تر بودند۔	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کی خود خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو غسل کون دے گا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت جو مجھے زیادہ قریب ہوگا۔

(۸) اس کے بعد کچھ آگے چل کر فرمایا۔

در روایتے آمدہ کہ اول کسیکہ نماز میگذارد بر من پروردگار من است پس ازاں ایں فرشتگان (جبرئیل میکائیل	ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے مجھ پر میرا پروردگار رحمت بھیجے گا اس کے بعد ملائکہ مقربین (جبریل میکائیل

اسرافیل عزرائیل علی نبینا و علیہم السلام مرا ذکر کردہ و فرمود بعد ازاں فوج فوج در آئندہ و نماز بگذارند بر من و فریاد و نوحہ نکنند و باید کہ ابتداء نماز بر من اہل بیت من کنند بعد ازاں زنان ایشاں۔

اسرافیل و عزرائیل علی نبینا و علیہم السلام پھر مجھے فرمایا کہ اس کے بعد تمام ٹولیاں بن کر مجھ پر نماز ادا کریں گے یاد رکھو کہ مجھ پر فریاد اور نوحہ نہ کرنا۔ اور چاہیئے کہ نماز جنازہ کی ابتداء میرے اہلبیت مرد کریں ان کے بعد ان کی بیبیاں۔

(۹) اس کے آگے فرمایا۔

وفات روز دو شنبہ بود در روز سہ شنبہ تمام گذاشت شد و نماز گذارند و دفن کردہ شد شب چہار شنبہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا منگل کے دن نماز جنازہ ادا کرتے رہے آپ کا دفن بدھ کی رات کو ہوا۔

(۱۰) روایت کردہ است

دعا نماز جنازہ

کہ ہنگامیکہ[1] گذارند اہل بیت در نیافتند مردم کہ خوانند و چہ دعا کردند پس پرسیدند از ابن مسعود کہ پرسید از علی رضی اللہ عنہ پس فرمود علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مرایشاں را بگوئیدہ۔

ان اللہ وملائکتہ

مروی ہے کہ جب اہلبیت نے نماز جنازہ پڑھنے لگے تو انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا پڑھیں اور کونسی دعا مانگیں حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھو۔ آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پڑھو ان اللہ وملائکتہ الخ بے شک اللہ اور اسکے فرشتے آپ پر

[1] کذافی المواہب الدنیہ صد ۳۸۰ ج ۲ وزرقانی علیہ صد ۲۹۳ ج ۸۔

يصلون على النبي يا
ايها الذين امنوا صلوا
عليه وسلموا تسليما
اللهم لبيك و
سعديك صلوات
البر الرحيم -
والملائكة المقربين والنبيين
والصديقين والشهداء و
الصالحين وما سبح بك يا
رب العالمين على محمد بن عبدالله
خاتم النبيين و سيد المرسلين
وامام المتقين و رسول رب العالمين
الشاهد البشير الداعي باذنك
السراج المنير و صلى الله عليه وسلم
بایستاد و گفت ای پیغمبر گرامی
ورحمت و برکات خدا تعالی بر تو باد خدایا
گواہی میدہم کہ وے برسانید آنچہ نازل
بروے شد و بشرط نصیحت بامت بجا آورد و
درراہ خدا جہاد کرد تا عزیز گردانید حق تعالی
دین خود را خدایا مارا از انجملہ گردان کہ پیروی
آن کنیم کہ بروے نازل شدہ وجمع

درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود
بھیجو اور سلام عرض کرو اے اللہ میں
تیری درگاہ میں بار بار حاضر ہوں۔
اللہ تعالےٰ احسان و کرم کرنے والے اور
رحمتوں والے کی رحمتیں اور ملائکہ مقربین اور
انبیاء کرام (علی نبینا وعلیہم السلام) اور صدیقین
اور شہداء و صالحین اور جو بھی تیری تسبیح پڑھے
سب کی طرف اے رب العالمین رحمتیں
بھیج محمد بن عبداللہ خاتم النبیین سید المرسلین
امام المتقین اور رسول رب العالمین شاہد
بشیر اور تیرے اذن پر داعی سب کے
اور سراج منیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس کے بعد حضرت علی اٹھے اور عرض کی
اے پیغمبر گرامی اور رحمت و برکات خدائے
آپ پر ہوں اور برائے خدا میں گواہی دیتا
ہوں کہ آپ نے ہمارے ہاں پہنچایا جو ان
پر نازل ہوا اور امت کو پوری شرائط کے
ساتھ نصیحت فرمائی اور راہ خدا میں جہاد
کیا اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے برگزیدہ بنایا
اور اے اللہ ہمیں ان لوگوں سے بنا جو ان
کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی جو ان پر

کن ماو اور در روز قیامت مردم ایں گفتند۔

نازل ہوا اور قیامت میں ہمیں انکی صحبت اور قربت نصیب فرما حضرت علی کی طرح دوسرے لوگ بھی دعا مانگتے تھے۔

فائدہ ہمارے نزدیک یہ امر واضح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال سے پہلے اپنا پروگرام خود بتا گئے جس پر صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین نے عمل فرمایا صحابہ کرام اگر امر خلافت طے کرنے بیٹھ گئے تو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشن کو زندہ رکھنا مقصود تھا اور اہل بیت تجہیز و تکفین کے امر میں لگے رہے تو وہ بھی امر نبوی تھا اس کے خلاف زبان درازی کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے ورنہ صحابہ کرام کیا ہم سے بھی گئے گزرے تھے کہ ہم چند روز کسی کامل کی صحبت میں بسر کرتے ہیں تو پھر دنیا کے گورکھ دھندے بیکار سمجھنے لگ جاتے ہیں اور وہ قدسی نفوس جنہوں نے زندگی کاشانہ نبوی پر گذار دی کیا اب انہیں دنیا کا کوئی امر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے اگر کوئی بے ضمیر انسان کا قائل ہو تو وہ دراصل صحبت نبوی کی خامی کا قائل ہو کر ایسے الفاظ کا شکار بن رہا ہے ورنہ صحابہ کرام کے لیے تو اللہ تعالےٰ نے غیر مبہم الفاظ میں ان کی تعریفیں بیان فرمائی ہیں لیکن ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان را۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ادب کی نعمت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(۱۱) ماثبت بالسنہ ص۱۷۱ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

روی عن محمد انہ صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر امام۔

محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی نماز جنازہ بغیر امام کے پڑھی گئی۔

سوال۔ روایتوں میں جو صلی علیہ کے الفاظ ہیں ان میں صلوٰۃ سے مراد درود وسلام ہے اور معروف نماز جنازہ نہیں ہے۔

جواب:۔ اس صورت میں امامت کی نفی کا کوئی مفہوم نہیں رہتا اس لیے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے امامت مشروع ہی نہیں ہے حتیٰ کہ اس کی نفی قابل ذکر ہو شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنۃ میں صلے علیہ اور یصلون کے صیغے ذکر کیے ہیں جن میں اس وہم کی گنجائش نکل سکتی ہے کہ صلوٰۃ یعنی درود وسلام ہو لیکن فارسی کتب میں شیخ نے صراحۃً یصلون کی جگہ نماز جنازہ اور نماز کا ذکر کیا ہے جس سے اس وہم کا کلیۃً خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۱۳) جذب القلوب ص۱۹ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔

در وقت چاشت دوازدہم ربیع الاول بدرگاہ پروردگار خود باز رفت پس روز سہ شنبہ اور اہل بیت غسل دادند و روز طائفہ مسلمانان نماز جنازہ گذاردند و در شب چہار شنبہ دفن کردند صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اجمعین۔

چاشت کے وقت بارہ ربیع الاول کو حضور اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے پھر منگل کے دن اہل بیت نے آپ کو غسل دیا اور تمام دن مسلمان جماعت در جماعت آکر نماز جنازہ پڑھتے رہے اور بدھ کے دن شب کو آپ کو دفن کر دیا گیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و اتباعہ اجمعین۔

(۱۴) اشعۃ اللمعات ج ۴ ص۶۰۳ پر شیخ محقق فرماتے ہیں۔

ونماز گذاردند بر آنحضرت تنہا تنہا وامامت نہ کرد ہیچ جماعۃ جماعۃ آمدند ونماز می گذاردند۔

اور آنحضرت پر سب نے تنہا تنہا نماز پڑھی اور کسی نے امامت نہ کی تنہا تنہا آتے اور نماز پڑھتے۔

 مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۴۴ پر شیخ محقق فرماتے ہیں۔

نماز گذاردن بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجماعت نبودہ وجماعت مے در آمدند برمے و نماز گذاروند بے جماعت و بیرون مے آمدند پس جماعت دیگرے در آمدند و مے گذاروند و جثہ شریف ہم در خانہ بود کہ غسل دادہ بودند دران نخست مردان در آمدند و چون مردان در آمدند و چون مردان فارغ شد نساء در آمدند و بعد از صبیان گذاروند ہم چنانکہ ترتیب صفوف است در جماعت و امامت نکردند بر جنازہ شریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکے از امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ منقول است کہ فرمودہ جنازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ کس امامت نکرد زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حیات وممات امام شما است و این از خواص آنحضرت است علیہ السلام کہ نماز ہا متعدد کردند تنہا تنہا گذاردند و مے اہل بیت دے بود علی و عباس و بنو ہاشم۔ پس ازاں در آمدند [illegible] ن۔

نبی علیہ السلام پر جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی گئی تھی ایک جماعت آتی اور پڑھ کر چلی جاتی پھر اس کے بعد دوسری جماعت جاتی اور نماز پڑھتی اور جسم مبارک اسی جگہ تھا جہاں غسل دیا گیا تھا پہلے مرد داخل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی جب مرد فارغ ہو گئے تو بچوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد عورتوں نے نماز پڑھی جس طرح نماز میں صفوف کی ترتیب ہوتی ہے اسی ترتیب سے جماعتیں آئیں اور آپ پر جو نماز جنازہ پڑھی گئی اس کی امامت کسی نے نہیں کی امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ کی امامت کسی نے اس لیے نہیں کی کہ آپ حیات وممات دونوں حالتوں میں خود امام ہیں اور نبی علیہ السلام کے خواص میں سے یہ ہے کہ آپ پر متعدد بار تنہا تنہا نماز پڑھی گئی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے آپ پر اہل بیت میں سے حضرت علی [illegible] اور بنو ہاشم

بعد ازاں انصار لیستر مے در آمدند مردم فوج فوج و نماز مے گذارند۔

نے نماز پڑھی پھر مہاجرین آئے اس کے بعد انصار پھر اس کے بعد لوگ فوج در فوج آگئے اور نماز پڑھتے گئے۔

فائدہ: اس قسم کا مضمون شیعہ کی کتاب حیوۃ القلوب کا ہم پہلے لکھ آتے ہیں۔

فائدہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام میں اس مقصد پر وافر روشنی موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی اور فقط درود شریف نہیں پڑھا گیا تھا چنانچہ شیخ محقق کا ترتیب صفوف کو ذکر کرنا بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر محض درود و سلام پڑھنا تھا تو درود و سلام میں نماز کی صفوف کی ترتیب کے التزام کی کوئی ضرورت نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ آپ پر جو نماز پڑھی گئی وہ معروف طریقہ کے مطابق تھی یعنی اس کے ارکان چار تکبیریں تھیں اس میں ثنا بھی تھی حضور پر درود بھی تھا اور دعا بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۵) شمائل ترمذی صہ ۲۴ پر ابوعیسیٰ ترمذی نے سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی۔ جس کے آخر میں ہے۔

قالوا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم نعلموا ان قد صدق قالوا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال نعم قالوا وکیف قال یدخل قوم فیکبرون و یدعون و یصلون و یدعون ثم یخرجون حتی یدخل الناس۔

(الحدیث بطولہ)

ترجمہ:۔ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر سے کہا اے صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے آپ نے فرمایا ہاں پس انہوں نے آپ کے صدق کو جان لیا پھر پوچھا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے پوچھا کیسے آپ نے فرمایا ایک جماعت داخل ہو کر تکبیر پڑھے دعا مانگے اور درود پڑھے پھر وہ چلے جائیں پھر ایک اور جماعت آئے وہ تکبیر پڑھیں پھر درود پڑھیں اور دعا مانگیں اور چلے جائیں حتی کہ تمام لوگ داخل ہو کر نماز پڑھ آئیں۔

نماز جنازہ کی چار تکبیرات

احادیث مبارکہ کی تصریحات کے علاوہ محدثین اور فقہاء کرام نے حدیث مذکور سے چار تکبیروں کا اثبات فرمایا ہے۔

۱۶۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع الوسائل شرح الشمائل صـ ۲۱۶ ج ۲ میں لکھتے ہیں کہ۔

قال یدخل قوم فیکبرون ای اربع تکبیرات وھن الارکان عندنا و البواقی مستحبات او یدعون ویصلون ای علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الواو لمطلق الجمع اذ الصلوٰۃ مقدمۃ علی الدعاء ولم یذکر التسبیح ھو معلوم من وقوعہ بعد التکبیرۃ اولی۔

ترجمہ:۔ ایک قوم داخل ہو کر تکبیریں پڑھے اور ہمارے نزدیک یہی چار تکبیریں نماز جنازہ میں فرض ہیں باقی امور مستحب ہیں اور دعا مانگیں نبی علیہ السلام پر اور درود پڑھیں ، واؤ یہاں پر مطلق جمع کے لیے ہے کیونکہ نماز جنازہ میں پہلے درود پڑھتے ہیں اور پھر دعا مانگتے ہیں اور ثناء کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ سب جانتے ہیں کہ وہ

تکبیر اولی کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

(۱۷) اسی کتاب کے اگلے صفحے پر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وفی بعض الروایات انہ صلے اللہ علیہ وسلم وصی علی الوجہ المذکور ولذا اوقع دفنہ لان الصلوٰۃ علی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجوز کذا فی روضۃ الاحباب۔ (السید جمال الدین محدث)

ترجمہ:۔ بعض روایات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق مذکور پر نماز جنازہ پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی اسی وجہ سے آپ کو دفن کرنے میں تاخیر ہوگئی تھی کیونکہ آپ کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنی جائز نہ تھی۔

مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کے نماز جنازہ پڑھتے پڑھتے دیر ہوگئی کہ قبر پر پڑھنا جائز نہ تھا اس وجہ سے دفن میں تاخیر ہوگئی

فائدہ ملا علی قاری کی عبارت میں یہ صراحت موجود ہے کہ صلوٰۃ سے مراد فقط درود پڑھنا نہیں ہے ورنہ درود وسلام تو قبر پر بھی پڑھا جاتا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک پڑھا جاتا رہے گا نیز چار تکبیریں ثناء درود ودعا باایں ہیئت یہی معروف نماز جنازہ ہے۔

۱۸۔ شیخ ابراہیم بن محمد بیجوری مواہب الدنیہ علی شمائل محمدیہ ص۱۹۸ پر فرماتے ہیں۔

قولہ (قال یدخل قوم فیکبرون) ای اربع تکبیرات وقولہ ثم یدخل قوم الخ۔ روی الحاکم والبزار انہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع اھلہ فی بیت عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالو افمن یصلی علیک قال اذا غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی سریر واخرجوا عنی ساعۃ فان اول من یصلی علی

جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنودہ ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما رجمۃ من صلی علیہ من الملئکۃ ستون الفاومن غیرھم ثلاثون الفا انما صلوا علیہ فرادی لعدم اتفاقھم حینئذ علی خلیفۃ یکون اماما۔

ترجمہ :۔ ایک قوم داخل ہو کر تکبیر پڑھے چار تکبیریں۔ حاکم اور بزار نے روایت کی کہ نبی علیہ السلام نے اپنے اہلبیت کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے گھر جمع کیا پس آپ کے لوگوں نے پوچھا کہ حضور آپ پر نماز کون پڑھے گا۔ آپ نے فرمایا جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن پہنا لو تو مجھے ایک تخت پر لٹا دینا پھر کچھ دیر کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ دینا کیونکہ پہلے مجھ پر جبرائیل نماز پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے لشکر کے ساتھ پھر تم مجھ پر فوج در فوج داخل ہونا اور مجھ پر نماز پڑھنا اور سلام پڑھنا اور آپ پر ساٹھ ہزار فرشتوں نے نماز پڑھی اور اس کے علاوہ تیس ہزار نے نماز پڑھی اور آپ پر لوگوں نے علیحدہ علیحدہ نماز اس لیے پڑھی کیونکہ اس وقت تک لوگوں کا ایک امام پر اتفاق نہیں ہوا تھا

اجتہاد المجتہدین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ کے طریقہ سے مجتہدین نے چند مسائل اخذ کیے۔

۱۹۔ شیخ مناوی شافعی شرح شمائل ترمذی علی ہامش الجمع الوسائل ج ۲ صفحہ ۲۱۶ پر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

وفیہ ان تکریر صلوٰۃ الجنازۃ غیر ممنوع وان لم یصلوا کلھم بامام واحد۔

اور اس حدیث سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کی تکرار جائز ہے اگرچہ انہوں نے وہ نماز امام واحد کے پیچھے نہ پڑھی ہو۔

فائدہ امام سناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ باقی چونکہ شوافع کے نزدیک نماز جنازہ کا تکرار اور اس کو بار بار پڑھنا۔ اس لیے انہوں نے حضور پر نماز جنازہ کی تکرار سے اس کے جواز کا استنباط کیا اور احناف کے نزدیک ولی کے نماز پڑھنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس لیے انہوں نے حضور پر نماز جنازہ کی تکرار کے جوابات اپنی کتابوں میں تحریر کیے ہم آپ کے سامنے وہ جوابات پیش کرتے ہیں اور ان جوابات سے اس مسئلہ میں اور وضاحت آجاتے گی کہ نبی علیہ السلام پر نماز جنازہ پڑھی گئی تھی نہ کہ فقط درود شریف ورنہ نہ شافع کا استنباط صحیح ہوگا نہ احناف کے جوابات صحیح ہوں گے۔

۲۰۔ ابن عابدین شامی رد المختار ج ۱ ص ۸۲۵ پر اپنے منہیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ذکر فی النہایۃ عن المبسوط بعد ما ذکرہ ان تعلیل صلوٰۃ الصحابۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر رضی اللہ عنہ کان مشغولاً بتسویۃ الامور وتسکین الفتنۃ وکانوا یصلون علیہ قبل حضورہ وکان الحق لہ فلما فرغ صلی علیہ ثم لم یصل بعدہ... الخ

ترجمہ:۔ حضرت ابو بکر سے پہلے صحابہ کے نماز جنازہ پڑھنے کی کو نہایہ نے مبسوط سے ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ معاملات کو درست کرنے میں اور فتنہ کو دفع کرنے میں مصروف تھے اس وجہ سے صحابہ حضرت ابو بکر سے پہلے نماز پڑھتے رہے حالانکہ حق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تھا کیونکہ رسول اللہ کے وہ ولی تھے جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے نماز پڑھی اور پھر آپ کے بعد کسی نے نہ پڑھی۔

فائدہ شامی کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ولی کے بعد نماز جنازہ کا تکرار جائز نہیں اور صحابہ کرام کا تکرار ولی رسول حضرت ابو بکر کے نماز پڑھنے سے پہلے تھا۔

۲۱ - علامہ طحطاوی حنفی حاشیہ مراقی الفلاح صـ۳۵۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

وصلوۃ الصحابۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افواجا خصوصیۃ کما ان ماخیر دفنہ من یوم الاثنین الی لیلۃ الاربع کان کذالک لانہ مکروہ فی حق غیرہ بالاجماع

اور صحابہ کرام کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فوج در فوج نماز پڑھنا آپ کی خصوصیت ہے۔ جیسا کہ آپ کے دفن کو پیر سے بدھ کی رات تک مؤخر کرنا آپ کی خصوصیت ہے کیونکہ یہ آپ کے غیر کے حق میں بالاجماع مکروہ ہے۔

۲۲ - غنیۃ المستملی صـ۵۹۲ پر شیخ ابراہیم حلوی نے بھی مذکورہ بالا جواب تحریر فرمایا ہے۔

۱۴۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۶۰ پر ہے۔

وان صلی الولی لم یجز لان یصلی بعدہ الی ان قال ولہذا راینا الناس ترکوا عن آخرہم الصلوۃ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھوا الیوم کما وضع۔

اور ولی کے نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد کسی کے لیے نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ تمام لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کو ترک کیا ہوا ہے حالانکہ آپ کا جسم آج بھی اسی طرح ہے جس طرح قبر میں رکھا گیا تھا۔

خلاصۃ البحث

(۱) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ اس لیے پڑھی گئی تاکہ تعلیم امت ہو۔

۲- طریقہ مختلف تھا تاکہ کوئی جاہل آپ کو عام اموات کی طرح نہ سمجھے۔

۳- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی اور فقط درود و سلام پر اکتفا نہیں کیا گیا جیسے بعض حضرات کو غلطی فہمی ہوئی ہے۔

۴- روایات میں نفی امامت کو اہتمام سے بیان کرنا اس کی دلیل ہے کہ آپ کی نماز جنازہ اموات والی نہیں۔

۵- صفوف کی ترتیب میں نماز کی ترتیب کا التزام کرنا تاکہ نماز جنازہ کے طریقہ کا اجرا ہو۔

۶- شارحین کا تصریحاً نماز جنازہ ادا کرنا تاکہ اسے کوئی ضرورت نہ سمجھے

۷- شمائل ترمذی میں تکبیرات کی تصریح کا وقوع تاکہ نماز جناز کی نئی بات نہ نکالے۔

۸- شارحین کا تکبیرات کو اربع پر محمول کرنا۔ واضح کرتا ہے کہ تکبیرات صرف چار ہیں۔

۹- شوافع کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کے تکرار سے تکرار نماز جنازہ پر استدلال کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ کی نماز جنازہ واقعی معروف نماز جنازہ تھی۔

۱۰- اضافت تکرار کو خصوصیت یا ولی سے قبل پر محمول کرنا ثابت۔ کرتا ہے کہ آپ کی خصوصیات میں اور کوئی شریک نہیں۔

۱۱- یہ ثابت ہوا کہ متولی نماز جنازہ پڑھ لے تو اسکے بعد نماز جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی۔

انتباہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی عربی نماز جنازہ نہ تھی نہ ہی کوئی امام مقرر ہوا فرداً فرداً سب نے مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھی لیکن اس میں آخری دعا اللھم اغفر لحینا و میتنا۔ الخ بھی نہ تھی بلکہ ہر ایک نے اپنے لیے دعا مانگی اور عوام کی نماز جنازہ کا طریقہ معہ حوالہ جات فقیر اپنے فتاویٰ سے نقل کر کے لکھ رہا ہے تاکہ غیر مقلدین (وہابیہ) کے دام تزویر میں کوئی بھولا بھالا سنی نہ پھنس سکے۔

آج کل وہ اشتہار بازی کر رہے ہیں کہ احناف کی نماز جنازہ دعائیں منگھڑت ہیں کسی حدیث سے ثابت نہیں اور غیر مقلدین سورہ فاتحہ وغیرہ جو پڑھتے ہیں وہی احادیث سے ثابت ہیں۔ فقیر نے ان کے رد میں ایک علیحدہ تصنیف لکھی ہے یہ صرف ان کے اشتہار بازی کی حرکت جاہلانہ کا جواب ہے۔

حنفی طریقہ نماز جنازہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اندریں مسئلہ کہ یہ طریقہ نماز جنازہ جو احناف پڑھتے ہیں ان کا خود ساختہ ہے۔ یا احادیث صحیحہ سے ہے۔

الجواب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے چنانچہ ترتیب ملاحظہ ہو۔

ثناء:۔ نیت کے بعد پہلی تکبیر پھر احادیث میں ثناء کے لیے متعدد کلمات درج ہیں ان میں سے کوئی ثناء پڑھ لی جائے تو جائز ہے علامہ ابن امام فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کلام یہ ہے کہ بندہ کہے۔ سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك وجل ثناءك ولا الٰہ غیرك

(فتح القدیر جلد اوّل ص ۲۴)

سورۃ فاتحہ

امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی قرات فرض ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز جنازہ درست نہ ہوگی۔ غیر مقلدین صاحبان اگرچہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ تقلید جرم ہے لیکن اس مسئلہ میں وہ بھی امام شافعی کی تقلید کرتے ہیں۔ اور قراۃ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے لیس فیھا قراۃ شئی من القرآن - نماز جنازہ میں قرات قرآن فرض نہیں ہے ترمذی شریف میں ہے بعض اہل علم نے فرمایا کہ نماز جنازہ میں قرات نہ کرے وہ تو صرف اللہ کے لیے ثنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور میت کے لیے دعا کرتا ہے

(ترمذی شریف جلد اول صـ۱۲۲)

مراد یہ ہے کہ فاتحہ بطور ثنا پڑھے اور یہ ہمارے نزدیک بھی جائز ہے۔

صحابہ و تابعین

بڑی واضح بات ہے کہ بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین سے مروی ہے کہ وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ سے منع کرتے تھے علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے جو حضرات نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے اور پڑھنے والوں کو منع کرتے تھے ان میں سے حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین ہیں۔ اور تابعین میں سے جو اس مسلک پر کاربند تھے حضرت عطار، طاؤس سعید بن مسیب، ابن سیرین، سعید بن جبیر، شعبی اور حاکم کے اسمار ذکر کئے جاتے ہیں کیا کسی کا ذہن اس بات کو قبول کرتا ہے کہ سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا فرض ہو اور حضرت فاروق اعظم، حضرت علی وغیرھما جیسی جلیل القدر ہستیوں کو اس کا علم نہ ہو۔

درود شریف پڑھنے کے لیے بھی احادیث پاک میں متعدد صیغے مذکور ہیں ان میں سے کوئی ایک درود پڑھا جا سکتا ہے علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں دوسری تکبیر کے بعد تشہد والا درود شریف پڑھے اگر اس نے اس کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھا پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ مطلق درود شریف پڑھنا مقصود ہے۔ (المغنی جلد دوم صہ ۴۸۷)

اور ترحمت (وغیرہ) کا لفظ تو اس کے لیے حدیث شریف بطور سند پیش خدمت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص بیٹھے تو یوں درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دعائے میت یہ تیسری تکبیر ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں میت کے لیے دعاء مغفرت مختلف الفاظ میں فرمائی ہے۔ کوئی سی بھی دعا اگر تیسری تکبیر کے بعد پڑھ لی جائے تو نماز جنازہ درست ہو جائے گی۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا۔ الخ (ترمذی شریف جلد اول صہ ۱۲۱)

فیصلہ سب الفاظ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سب بجا ہیں۔ سب حق ہیں سب نور ہیں ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے۔ درست ہے کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت ناجائز یا خود ساختہ کہنا جہلا کا کام ہے کسی اہل علم بالخصوص حدیث کا عاشق ایسے نہیں کہہ سکتا۔

واللہ اعلم

فوائد (۱) نماز جنازہ کسی سنّی عالم دین سے پڑھائیں دلوبندی۔ وہابی یا کوئی اور بد مذہب مرزائی شیعہ نماز جنازہ پڑھائے گا تو نماز جنازہ نہ ہوگی قیامت میں اس کا ورثہ سے مواخذہ ہوگا۔

۲۔ نماز جنازہ کی نیت مروجہ مستحسن ہے ایسے جیسے عین فرائض کی نیت زبان سے کہنا بدعت حسنہ ہے۔ (فتح القدیر) (۳) سلام پھیرتے ہی ہاتھ چھوڑ دینا چاہیئے۔

۴۔ نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے خصوصی دعا مانگنا جائز ہے۔ فقیر کا رسالہ "نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت" مطالعہ کیجئے۔ چند حوالے یہاں حاضر ہیں۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت (۱) مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء (ابوداؤد ص ۴۵۶) جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو پھر خالص اس کے لیے دعا مانگو۔ (۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھ کر میت کے لیے دعا مانگی۔ (بیہقی) (۳) ایسے ہی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی۔ (المبسوط ص ۲۷، ج ۲) مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر کے رسالہ نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت پڑھیئے۔

نوٹ:۔ نماز جنازہ اور تکبیرات و دعاؤں کا ثبوت فقیر نے علیحدہ رسالہ لکھا ہے۔ اس کا مطالعہ کیجئے۔

هذا آخر مارقمه الفقیر القادری ابو الصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرله
بہاولپور پاکستان
(۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ)